اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

عظیم الشان نعتیہ کلام کا متن اور فکری و روحانی تجزیہ

مکمل متنِ کلام (Lyrics)

اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں
اک جھلک سبز گنبد کی میں خدارا دیکھوں

میرے مولا میری آنکھوں کو وہ بینائی دے
جس سے دن رات میں طیبہ کا نظارہ دیکھوں

اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

میری قسمت کے ستارے بھی چمک جائیں گے
اپنے قدموں میں بلائیں گے مجھے شاہِ اُمم

کاش طیبہ کی گلیوں کا نظارہ دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

لُطف آ جائے گا طوفان میں سفینے کا مجھے
گر بلاوا آ گیا شہرِ مدینے کا مجھے

اپنی آنکھوں سے میں طیبہ کا نظارہ دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

وقتِ رخصت مرے ہونٹوں پہ ہو جاری درود
میری آنکھوں میں بسا ہو مرے آقا کا جلوہ

موت آئے تو مدینے کا نظارہ دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

اک جھلک سبز گنبد کی میں خدارا دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

فکری و ادبی تجزیہ (Deep Analysis)

یہ مقبولِ عام نعتِ رسولِ مقبول ﷺ برصغیر پاک و ہند کے عقیدت مندانہ ادب کا ایک ممتاز شاہکار ہے۔ اس کلام کا بنیادی محور "عشقِ رسول ﷺ" اور "شوقِ مدینہ" ہے، جو ایک مومن کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی سچی پکار کی عکاسی کرتا ہے۔

1۔ لفظ "دھن" کی روحانی جہت:

شعر کے مطلع میں لفظ 'دھن' کا استعمال انتہائی بلیغ ہے۔دھن سے مراد ایک ایسی کیفیت ہے جہاں انسان تمام دنیاوی تفکرات، مادی خواہشات اور آسائشوں سے بے نیاز ہو کر کسی ایک مقصود پر مرکوز ہو جاتا ہے۔ یہاں شاعر یہ واضح کر رہا ہے کہ اب زندگی کا کوئی اور مقصد باقی نہیں رہا، سوائے اس کے کہ طیبہ کی مقدس زمین کی زیارت نصیب ہو جائے۔

2۔ سبز گنبد کا علامتی حسن:

گنبدِ خضریٰ (سبز گنبد) مسلم امہ کے لیے امن، رحمت اور حضور پاک ﷺ کی مادی و روحانی موجودگی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ شاعر کسی دنیاوی بادشاہت یا جاہ و جلال کا طلب گار نہیں، وہ صرف ایک "جھلک" کا متمنی ہے، جو اس کی عاجزی اور سچی تڑپ کو ظاہر کرتا ہے۔

3۔ طوفان اور سفینے کا استعارہ:

کلام کا یہ بند معنوی اعتبار سے بہت گہرا ہے جہاں دنیاوی زندگی کی مشکلات اور مصائب کو ایک 'طوفان' سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر مدینے والے ﷺ کی طرف سے حاضری کا پروانہ مل جائے، تو زندگی کے بڑے سے بڑے طوفان اور موجیں بھی لذیذ محسوس ہونے لگتی ہیں، کیونکہ مسافر جانتا ہے کہ اس کی منزلِ مقصود مدینہ ہے۔

4۔ حسنِ خاتمہ اور دائمی نجات کی دعا:

نعت کا اختتام عقیدت کی معراج پر ہوتا ہے۔ اسلام میں "حسنِ خاتمہ" (ایمان پر موت) کی بہت اہمیت ہے۔ شاعر دعا کرتا ہے کہ جب اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آئے تو زبان پر درود و سلام جاری ہو اور آنکھوں کے سامنے مدینے کا حسین تصور ہو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مدینے کی چاہت صرف ایک جغرافیائی سفر نہیں، بلکہ آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔